بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عقیدہ عذاب القبر–عذاب قبر حق ھے

<u>قسط نمبر 4</u>

قارئین کرام، السلام علیکم،

ابھی تک پیش کئے گئے قرآن وحدیث کے دلائل سے ثابت ہوتا ہے:

انسان کی موت واقع ہوتے ہی اس کی آخرت شروع ہوجاتی ہے۔

آخرت کی ابتداء ہی میں اسے جنت یا جہنم میں داخل کردیا جاتا ہے جہاں اسے جزا یا سزا ملنا شروع ہوجاتی ہے۔

موت واقع ہوتے ہی انسان کا مٹی سے بنا یہ جسم مردہ ہوکر بے حس و بے شعور ہوجاتا ہے۔

رفتہ رفتہ یہ جسم سڑ گل جاتا اور کتاب اللہ کے مطابق اب اسے قیامت کے دن دوبارہ بنایا جائے گا۔

یعنی مرنے کے بعد کے جزاوسزا کا تعلق مٹی سے بنے اس جسم کیساتھ ہرگز نہیں۔ جیسا کہ پہلے بھی بتایا گیا تھا کہ عذاب القبر، عذاب الآخرہ ہی کا پہلا حصہ ہے۔ قرآن کی اس آیت کا مطالعہ کریں:

﴿وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ مُنَافِقُونَ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ سَنُعَذِّبُهُمْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَى عَذَابٍ عَظِيمٍ ۝١٠١﴾ [التوبة: 101]

”تمہارے گردوپیش بسنے والے دیہاتیوں میں سے کچھ منافق ہیں اور کچھ مدینے کے رہنے والوں میں سے جو نفاق میں طاق ہوگئے ہیں تم ان کو نہیں جانتے ہم انھیں جانتے ہیں ہم عنقریب ان کو عذاب دیں گے دو مرتبہ پھر وہ لوٹائے جائیں گے بڑے عذاب کی طرف۔“

<u>اس آیت میں تین عذابات کا ذکر ہے:</u>

1. پہلا عذاب: دنیا میں ملنے والا
2. دوسرا عذاب: مرتے ہی شروع
3. تیسرا عذاب جو قیامت کے دن سے شروع ہوگا۔

قرآن کی اس آیت کی تشریح ہمیں قرآن ہی کی دوسری آیت سے ملتی ہے یعنی آل فرعون پر عذاب سے۔

﴿وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُ بَغْيًا وَعَدْوًا حَتَّى إِذَا أَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ آمَنتُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا الَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝٩٠﴾ [یونس: 90]

”اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر پار کرا دیا تو ان کا پیچھا کیا فرعون اور اس کے فوجیوں نے سرکشی اور زیادتی سے یہاں تک کہ جب وہ ڈوبنے لگا تو بولا میں ایمان لایا کہ کوئی معبود نہیں ہے مگر وہی جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اور میں مسلمین میں سے ہوں“۔

آل فرعون کے لئے مزید بتایا گیا:

﴿فَوَقَاهُ اللَّهُ سَيِّئَاتِ مَا مَكَرُوا وَحَاقَ بِآلِ فِرْعَوْنَ سُوءُ الْعَذَابِ ۝٤٥ النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ ۝٤٦﴾ [غافر: 45-46]

”پس اللہ نے اس (موسیٰؑ) کو ان کی چالوں سے محفوظ رکھا، اور آل فرعون کو بدترین عذاب نے گھیر لیا، جہنم کی آگ ہے جس پر وہ صبح و شام پیش کیے جاتے ہیں، اور جس دن قیامت قائم ہوگی تو حکم ہوگا کہ آل فرعون کو شدید تر عذاب میں داخل کر دو“۔

پہلا عذاب جو آل فرعون پر آیا:

﴿فَوَقَاهُ اللَّهُ سَيِّئَاتِ مَا مَكَرُوا وَحَاقَ بِآلِ فِرْعَوْنَ سُوءُ الْعَذَابِ﴾ [غافر: 45]

”پس اللہ نے اس (موسیٰؑ) کو ان کی چالوں سے محفوظ رکھا، اور آل فرعون کو بدترین عذاب نے گھیر لیا۔“

دنیا میں دیا جانے والا یہ بدترین عذاب کیا تھا:

﴿... حَتَّى إِذَا أَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ...﴾ [یونس: 90]

”جب وہ ڈوبنے لگا“

عذاب نمبر 2:

﴿النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا ...﴾ [غافر: 46]

”جہنم کی آگ ہے جس پر وہ صبح و شام پیش کیے جاتے ہیں“۔

عذاب نمبر 3

﴿---وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ﴾ [ایضاً]

''اور جس دن قیامت قائم ہو گی تو حکم ہو گا کہ آل فرعون کو شدید تر عذاب میں داخل کر دو۔''

واضح ہوا کہ مرنے کے بعد کے دونوں عذاب یعنی ''عذاب قبر'' اور ''قیامت کے بعد کا عذاب'' دونوں کا تعلق جہنم سے ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس زمین پر انسان کو بھیجتے ہوئے فرمایا تھا:

﴿قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعًا فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّي هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۳۸ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۳۹﴾ [البقرۃ: 38-39]

''تم سب یہاں سے اتر جاؤ پھر جو ہدایت میری طرف سے تمہیں پہنچے تو جو اس کی پیروی کریں گے ان کے لئے کوئی خوف و غم نہیں، اور جو کفر کریں اور ہماری آیات کو جھٹلائیں تو یہی جہنمی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔''

﴿وَعَدَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا هِيَ حَسْبُهُمْ وَلَعَنَهُمُ اللَّهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُقِيمٌ ۶۸﴾ [التوبۃ: 68]

''اللہ نے منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں سے جہنم کی آگ کا وعدہ کیا ہے جس میں وہ ہمیشہ جلتے رہیں گے وہی ان کے لائق ہے اور اللہ نے ان پر لعنت کر دی ہے اور ان کے لیے ہمیشہ کا عذاب تیار ہے''۔

﴿وَعَدَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ وَرِضْوَانٌ مِنَ اللَّهِ أَكْبَرُ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۷۲﴾ [التوبۃ: 72]

''اللہ نے ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو جنت (باغات) کا وعدہ دیا ہے کہ ان کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ ان میں وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں اور بہترین باغات میں نفیس مکانات کا وعدہ کیا ہے اور اللہ کی رضامندی تو سب سے بڑھ کر نعمت ہے یہی بڑی کامیابی ہے۔''

یہ وعدہ کہاں پورا ہوگا؟

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ ٢٢﴾ [الذاریات: 22]

''تمہارا رزق اور جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے آسمان میں ہے''۔

یہی وجہ ہے کہ قرآن وحدیث میں جہاں کہیں بھی مرتے ہی راحت یا عذاب کا ذکر ہوتا ہے تو وہاں جنت اور جہنم ہی بیان کیا جاتا ہے اور دوسری طرف یہ مٹی کا بنا جسم تو سڑ گل جاتا ہے اس پر عذاب کا کوئی ذکر نہیں، جن احادیث سے مسلک پرست اس جسم یا اس زمینی قبر میں عذاب کا عقیدہ بیان کرتے ہیں اس کی حقیقت بھی ان شاء اللہ قرآن وحدیث کے متفقہ عقیدے کے تحت بیان کر دی جائے گی۔

مندرجہ ذیل حدیث اس معاملے کی اچھی وضاحت کر دیتی ہے:

غزوہ بدر پر مشرکین قتل کر دیئے گئے تو نبی ﷺ نے ان کی لاشیں ایک کنوئیں میں پھکوا دیں اور پھر تیسرے دن ان سے کہا:

... يَا فُلاَنُ بْنَ فُلاَنٍ، وَيَا فُلاَنُ بْنَ فُلاَنٍ، أَيَسُرُّكُمْ أَنَّكُمْ أَطَعْتُمُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، فَإِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا، فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا؟

''اے فلاں بن فلاں اور اے فلاں بن فلاں اب تم کو یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا حکم مان لیتے ہم سے تو ہمارے رب نے جو وعدہ کیا تھا وہ ہم نے پا لیا کیا تم نے اس وعدے کو پورا پا لیا جو تم سے تمہارے رب نے کیا تھا؟

(بخاری، کتاب المغازی، بَابُ قَتْلِ أَبِي جَهْلٍ)

جب یہی معاملہ عائشہ ؓ کے سامنے پیش ہوا کہ

ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ المَيِّتَ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ» فَقَالَتْ: وَهَلَ؟ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّهُ لَيُعَذَّبُ بِخَطِيئَتِهِ وَذَنْبِهِ، وَإِنَّ أَهْلَهُ لَيَبْكُونَ عَلَيْهِ الآنَ»، قَالَتْ: وَذَاكَ مِثْلُ قَوْلِهِ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى القَلِيبِ وَفِيهِ قَتْلَى بَدْرٍ مِنَ المُشْرِكِينَ، فَقَالَ لَهُمْ مَا قَالَ: «إِنَّهُمْ لَيَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ» إِنَّمَا قَالَ: «إِنَّهُمُ الآنَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ حَقٌّ»، ثُمَّ قَرَأَتْ {إِنَّكَ لاَ تُسْمِعُ المَوْتَى}، {وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي القُبُورِ} يَقُولُ حِينَ تَبَوَّءُوا مَقَاعِدَهُمْ مِنَ النَّارِ

"عائشہؓ کے سامنے نبی ﷺ کے اس ارشاد کا ذکر آیا کہ مردے پر اس کے عزیزوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے اور ابن عمرؓ اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ تک پہنچی ہوئی بتاتے ہیں۔ عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے تو یہ فرمایا ہے کہ مردے پر اپنی خطاؤں اور گناہوں کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے اور اس کے عزیز روتے ہی رہتے ہیں یہ بالکل ایسا ہی مضمون ہے جیسے ابن عمرؓ یہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ مشرکین بدر کے لاشوں کے گڑھے پر کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا کہ وہ میرا کہنا سن رہے ہیں حالانکہ نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ ان کو اب معلوم ہو گیا کہ میں جو کچھ ان سے کہتا تھا وہ سچ اور حق تھا اس کے بعد عائشہؓ نے سورہ نمل کی یہ آیت تلاوت فرمائی ترجمہ (اے نبی، تم مردوں کو اپنی بات نہیں سنا سکتے اور اے نبی، تم قبروں کو اپنی بات نہیں سنا سکتے) عروہ کہتے ہیں کہ عائشہ کی مراد اس آیت کے پڑھنے سے یہ تھی کہ جب ان کو جہنم میں اپنا ٹھکانہ مل گیا ہو گا"۔

(بخاری، کتاب المغازی، بَابُ قَتْلِ أَبِي جَهْلٍ)

یعنی نبی ﷺ کا یہ فرمانا کہ "کیا تم نے اس وعدے کو پورا پالیا جو تم سے تمہارے رب نے کیا تھا؟" سے مراد یہ تھی کہ جب انہیں جہنم میں اپنا مقام مل گیا ہو گا تو انہوں نے جان لیا ہو گا کہ واقعی اللہ کا وعدہ سچا تھا۔ واضح ہوا کہ جسے قبر میں دفنایا جائے یا نہ جائے ہر ایک نفس کے لئے مرنے کے بعد جزا یا سزا لازمی ہے اور وہ اس دنیا میں نہیں بلکہ آسمانوں میں ہے۔

جب قرآن کی یہ آیات و احادیث پیش کی جاتی ہیں تو فرقوں سے وابستہ افراد لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے کہتے ہیں کہ روح کو ہونے والے وہ عذاب دوسرا ہے عذاب قبر کا تعلق تو اس زمین و جسم سے ہے۔ ان سے پوچھیں مرنے کے بعد کتنے عذاب ہوتے ہیں اور ان کا قرآن و حدیث میں کہاں ذکر ہے؟ قرآن و حدیث تو بتاتے ہیں کہ مرنے کے بعد سے قیامت کے دن تک لئے ایک ہی عذاب ہے جسے "عذاب قبر" کے نام سے موسوم کیا گیا ہے، جبکہ کتاب اللہ کی رو سے تو جسم مرتے ہی مردہ یعنی لاشعور، بے حس ہو جاتا اور رفتہ رفتہ سڑ گل جاتا ہے پھر اس پر عذاب کیسا؟

یہ لوگ اپنے عقیدے کے دفاع میں ایک حدیث پیش کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

نبی ﷺ نے فرمایا:

"ایک شخص بہت گناہ کیا کرتا تھا جب اس کے مرنے کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا کر پیس ڈالنا اس کے بعد مجھے (یعنی میری راکھ) ہوا میں اڑا دینا کیوں کہ اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ مجھ پر قابو پالے گا تو مجھے ایسا عذاب دے گا جو اس نے کسی کو نہ دیا ہو گا چنانچہ وہ جب وہ مر گیا تو اس کے ساتھ (اس کی وصیت کے موافق) ایسا ہی کیا گیا پس اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ اس شخص کے جس قدر ذرات تجھ میں

ہیں جمع کر زمین نے جمع کر دیئے یکدم وہ شخص صحیح سالم کھڑا ہو گیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا تجھے اس (حرکت) پر جو تو نے کی کس چیز نے برانگیختہ کیا؟ اس نے عرض کیا پروردگار تیرے خوف نے پس اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا"۔ (بخاری)

اللہ کا قانون (سنت) اور اللہ کی قدرت (معجزہ)

اس سے قبل قرآن وحدیث کا بیان پیش کیا جا چکا ہے کہ یہ جسم سڑ گل جاتا ہے اور اسے قیامت کے دن دوبارہ بنایا جائے گا۔ اس کے مقابلے میں یہ حدیث ایک استثنائی مسئلہ ہے۔ دیکھیں ایک اللہ کا قانون ہوتا اور دوسرا استثناء اور اگر نبی کی موجودگی میں ہو تو معجزہ کہلاتا ہے۔

اللہ کا قانون ہے کہ بچہ ماں اور باپ کے ملاپ سے ہوتا لیکن عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش اس قانون سے ہٹ کر ہوئی، اس لئے یہ استثناء کہلائے گا۔ اللہ کا قانون واضح ہے کہ سڑے گلے جسم صرف قیامت کے دن بنائے جائیں گے، یہ فرقہ پرست اللہ کی اس بات کو پیش ہی نہیں کرتے بلکہ ایک استثنائی معاملہ پیش کر دیتے ہیں، درحقیقت اس میں تو بتایا گیا ہے کہ اس شخص نے اللہ کے ڈر سے ایسا کرنے کا کہا تھا اللہ نے اس کے جسم کو وبارہ بنا کر اسے بتا دیا کہ اللہ کی پکڑ سے کوئی نہیں بچ سکتا چاہے وہ کسی حالت میں ہو۔

یاد رکھیں مرنے کے بعد کی جزا یا عذاب ہر نفس کیساتھ ہے خواہ وہ اس زمینی قبر میں دفن ہو یا نہیں۔ ان کا یہ کہنا کہ وہ روح کو جزا یا سزا روح کو ملتی ہے اور جسم کو علیحدہ، بالکل جھوٹ ہے، ہم نے قرآن وحدیث کے بے حساب دلائل دے دیئے جس میں مرنے کے بعد کا مقام جنت یا جہنم بتایا گیا ہے کہ جہاں وہ سزا یا جزا پا رہا ہے لیکن کوئی ایک آیت یا حدیث ایسی نہیں ملتی کہ جس میں نبی ﷺ نے یہ فرمایا ہو کہ اس قبر میں جزا یا سزا مل رہی تھی۔

نوٹ: معراج کے موقع پر نبی ﷺ کا فرمان کہ انہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنی قبر میں دیکھا کسی صورت دلیل نہیں بن سکتا کیونکہ وہ معجزے کی رات تھی جو عام قانون سے ہٹ کر ہوتا ہے۔ پھر اسی رات میں موسیٰ علیہ السلام کو قبر میں ہی نہیں دیکھا بلکہ آسمانوں میں بھی دیکھا اور بیت المقدس میں انبیاء کی امامت بھی کرائی تو پھر موسیٰ علیہ السلام کو قبر میں ہی کیسے زندہ مان لیا جائے۔

اگلی قسط میں ہم ان شاء اللہ قرآن واحادیث صحیحہ سے مزید دلائل پیش کریں گے کہ جو زمین میں دفن کئے جاتے ہیں انہیں بھی سزا و جزا جہنم یا جنت میں ملتی ہے۔